خاندان شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اجمل

ماہنامہ

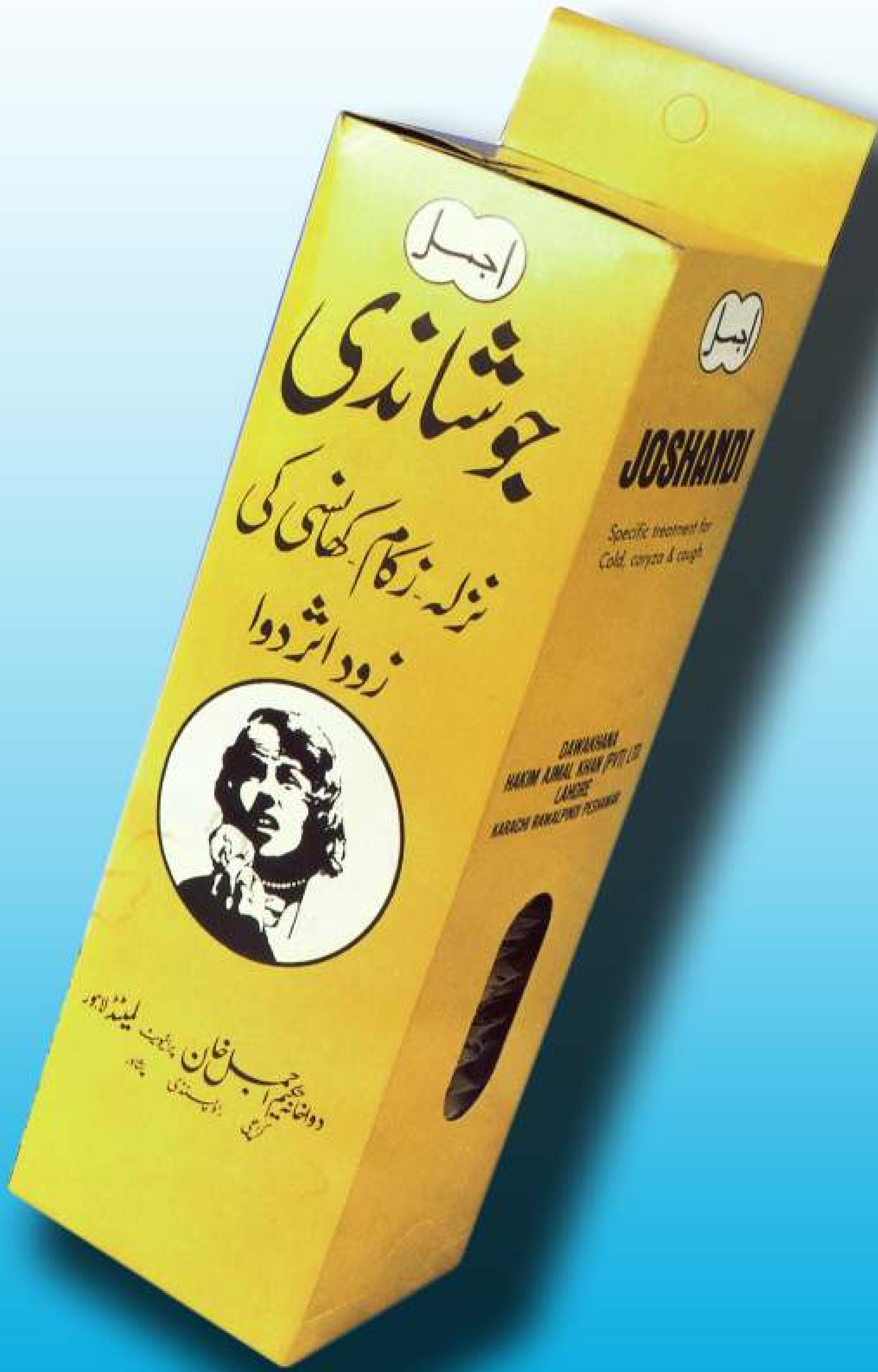
اجمل

لاہور



یکے از مطبوعات

دواخانہ حکیم اجمل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ



اجمل
جوشاندی
نزلہ۔زکام۔کھانسی کی
زود اثر دوا
دواخانہ حکیم اجمل خان پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور
اجمل
JOSHANDI
Specific treatment for
Cold, coryza & cough.
DAWAKHANA
HAKIM AJMAL KHAN (PVT) LTD.
LAHORE
KARACHI RAWALPINDI PESHAWAR

رجسٹرسی پی ایل نمبر ۲۵٦

ماھنامه
اجمل
لاھور

جلد نمبر۱ اپریل ۱۹۹۷ء ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ شمارہ نمبر۱

مدیر اعلیٰ ـ مُنیر نبی خان

نائب مدیر ـــــ حکیم عبدالستار خاں نیازی

سرپرست و معاونین

- ڈاکٹر نعیم الدین خان
- ڈاکٹر حسن علی بیگ (انگلینڈ)
- ڈاکٹر متین احمد خان (فرانس)
- جناب جلیل نبی خاں
- جناب حکیم مشیر نبی خاں
- جناب تنویر نبی خاں
- جناب معید نبی خاں
- جناب حکیم ضیاء النبی خاں
- شاہد ظفر خان (انڈیا)
- قانونی مشیر
- خواجہ محمد اکرم سینئر ایڈووکیٹ
- خطاطی :- مشتاق احمد بھٹہ

محترمہ مہر جہاں بیگم چیف ایگزیکٹو دواخانہ حکیم اجمل خاں (پرائیوٹ) لمیٹڈ لاہور کے زیر اہتمام میسرز ورسٹائل پرنٹر لاہور سے شائع کیا۔

علمی، ادبی، طبی، مجلہ

خاندانِ شریفی کی تین تسلوسالہ روایات کا ترجمان

اس شمارے میں

مقام اشاعت

دواخانہ حکیم اجمل خاں (پرائیوٹ) لمیٹڈ، ریلوے روڈ لاہور

فیکس: ۷۱۲۰۵۴۲۰ ٹیلیفون نمبر ۷۲۵۴۲۲٦

قیمت فی شمارہ ـــــ ۱۰ روپے

سالانہ چندہ ـــــ ۱۰۰ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن

حج کا (زمانہ) چند مہینے ہیں۔ جو (مشہور) ہیں (یعنی یکم شوال سے دس ذوالحجہ تک) پس جو اِن ایام میں اپنے اوپر حج مقرر کرلے (کہ حج احرام باندھ لے) تو پھر نہ کوئی فحش بات جائز ہے اور نہ عدُول حُکمی درست ہے۔ اور نہ کسی قسم کا جھگڑا زیبا ہے (بلکہ اس کو چاہیئے کہ ہر وقت نیک کام میں لگا رہے) اور جو نیک کام کروگے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جانتے ہیں اور جب (حج کو جانے لگو) خرچ ضرور لے لیا کرو۔ کیونکہ سب سے بڑی بات خرچ میں (گداگری سے) بچنا ہے اور ذی عقل لوگو! مجھ سے ڈرتے رہو۔

الحدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اس طرح کہ اس حج میں نہ رَفَث ہو یعنی (فحش بات) اور نہ فسق ہو یعنی (حکم عدولی) وہ حج سے ایسا واپس آتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

تشریح:۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے وہ معصوم ہوتا ہے کہ اس پہ کوئی گناہ کوئی لغزش کسی قسم کی دارو گیر کچھ نہیں ہوتی یہی اثر ہے اس حج کا جو اللہ کے واسطے کیا جائے۔

ایڈیٹر کے قلم سے

روزانہ کا معمول ہے۔ صبح اُٹھے، دفتر جا بیٹھے۔ شام ڈھلے، وسائل اور مسائل کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ چھوڑا اور گھر کی راہ لی۔ کبھی دوست آ بیٹھے تو ربط بے ربط قصے شروع ہو گئے۔ البتہ ایک قِصّہ ذہن سے ہوتا ہوا سارے جسم کو لپیٹ گیا۔

قِصّہ مختصر، جب ایک عرصہ تک بارش نہ ہوئی اور قحط کے آثار نمو ہونے لگے۔ علاقے کے لوگ ایک بزرگ کے پاس جا بیٹھے اور بارش کے لیے درخواست کی۔ بزرگ نے دُعا کی۔ وقت قبولیت کا تھا — بزرگ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور کہا اے اللہ تو نے صحیح وقت پر پانی برسایا۔ فوراً بزرگ کو اپنی غلطی کا احساس ہُوا اور سجدے میں جا گرے۔ جب تنبیہہ ہُوئی "اے بندے ہمارا کوئی کام غلط وقت پر بھی ہوتا ہے"

بے شک اللہ کا ہر کام صحیح اور بندے کی آزمائش کے لیے ہوتا ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام سے مقصد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی نہ تھی بلکہ امتحان تھا۔ سو وہ پورے اترے، عالم اسلام میں اس سے بڑی قربانی کی مثال ہمارے سامنے نہیں۔

اے اللہ ہم تیرے گُناہ گار بندے ضرور ہیں لیکن اس سے بڑھ کر تیری رحمت کے طلب گار۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر ہماری چھوٹی سی قربانی کو قبول فرما اور مسلمانوں کو تا قیامت سُنتِ ابراہیمی پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

منیر نبی خان

حکیم بشیر نبی خاں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام

یَا عَلِیُّ **خاصیت:** جس شخص کو خونی بواسیر ہو، ایک ہزار مرتبہ یَا عَلِیُّ پڑھ کر پانی پر دم کر کے نوش کرے، سات روز میں خون بند ہوگا۔ بواسیر ان شاء اللہ جاتی رہے گی۔

یَا حَفِیْظُ **خاصیت:** اگر بیمار پر سات دن تک برابر ایک ہزار مرتبہ یہ نام پڑھ کر دم کیا جائے ان شاء اللہ بہت جلد مریض شفا پائے گا۔

یَا مُقِیْتُ **خاصیت:** جس کسی کی آنکھیں دکھتی ہوں سات دفعہ یَا مُقِیْتُ سُرمہ یا دوا پر دم کر کے آنکھوں میں لگائے تین روز میں ان شاء اللہ آنکھیں اچھی ہو جائیں گی۔

یَا جَلِیْلُ **خاصیت:** اگر کوئی شخص انگشتری میں یَا جَلِیْلُ کندہ کرا کر انگوٹھی اپنے پاس رکھے جس حاکم یا رئیس کے سامنے جائے گا عزت پائے گا۔ ہر ایک حاکم کی نگاہ اس کے سامنے نیچی رہے گی۔

یَا رَقِیْبُ **خاصیت:** اگر کسی شخص کے پھوڑا یا پھنسی یا ناسور ہو گیا ہو اور وہ کسی طرح اچھا نہ ہوتا ہو، سات دن تک تین سو دفعہ یَا رَقِیْبُ پڑھ کر اُس زخم پر دم کیا جائے۔ بفضلہ تعالیٰ اس عرصہ میں زخم بالکل اچھا ہو جائے گا۔

یَا مُجِیْبُ **خاصیت:** اگر کسی کے سر میں درد ہو، داہنے ہاتھ سے پکڑ کر اوّل تین مرتبہ اس نام کو پڑھ کر دم کرے پھر دوسری مرتبہ پانچ دفعہ پھر تیسری مرتبہ سات دفعہ پھر چوتھی مرتبہ نو دفعہ پھر پانچویں مرتبہ گیارہ دفعہ ان شاء اللہ سر کا درد بالکل جاتا رہے گا۔

یَا حَکِیْمُ **خاصیت:** اگر کوئی مہم یا مشکل کام درپیش ہو اور اس کا سرانجام نہ بن پڑتا ہو تو اس مبارک نام کو تین ہزار مرتبہ سات دن تک پڑھے بفضلہٖ تعالیٰ وہ مرحلہ جلد طے ہو گا۔

یَا مَجِیْدُ **خاصیت:** عزت حاصل ہونے کے لیے ننانوے مرتبہ صبح کی نماز کے بعد پڑھنا پھر اپنے اوپر دم کرنا نہایت مفید ہے۔

یَا بَاعِثُ **خاصیت:** جو شخص زندہ دل ہونا چاہے وہ ہر رات کو سونے کے وقت اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر ایک سو مرتبہ اس نام کو پڑھے، زندہ دل اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔

جمیل ابن اجمل

عورت

ہروہ خاصّہ جو مرد میں ہوتا ہے، عورت میں بھی ہوتا ہے۔ لیکن کمی کے ساتھ۔ بعض صفات عورت کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں، مرد میں یا تو پائے نہیں جاتے، یا پائے جاتے ہیں تو بہت کم ؎

عورت مرد کے باطنی حُسن پر فریفتہ ہوتی ہے اور مرد عورت کے ظاہری حُسن پر ؎

عورت سہارا اور محبّت چاہتی ہے مرد اطاعت و خدمت چاہتا ہے ؎

عورت بالطبع بخیل ہوتی ہے اُس کا بُخل لکھنے میں بھی ظاہر ہوتا ہے اُس کے قلم کی گردش جانبِ وحشی کم اور جانبِ انسی زیادہ ہوتی ہے، اِس لئے عورت کے ہاتھ کی تحریر ایک نظر میں پہچان لی جاتی ہے، اِسی وجہ سے عورت خوش خط بہت کم ہوتی ہے ؎

عورت میں دو وقت اہم تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ازالہ بکارت کے بعد، بچّہ کی پیدائش کے بعد ؎

شادی کے بعد خاوند کے گھر آ کر کس قدر جلد اُس جگہ کو بُھول جاتی ہے جہاں اُس کا بچپن و جوانی کا کچھ حصّہ گذرا تھا۔ خاوند سے جلد مانوس ہو کر وہ ماں تک کو نظر انداز کر دیتی ہے، یہ عورت کے صفاتِ مخصوصہ میں سے ایک صفت ہے ؎

عورت میں مرد کی نسبت۔ محبت۔ وفا۔ صبر۔ کا مادّہ زیادہ ہوتا ہے۔ عورت مرد کے مقابلہ میں ضدّی طبیعت۔ ضعیفُ الاعتقاد، وہمی زیادہ ہوتی ہے ؎

ایک نظر میں دوسری عورت کے لباس و زینت کے عیب معلوم کر لینے کا ملکہ مرد کی نسبت عورت میں زیادہ ہوتا ہے۔ لگائی بُجھائی کی صفت عورت میں زیادہ ہوتی ہے ؎

عورت کو کسی زمانہ میں مردوں نے جو تین خطاب انتہائی حقیر دیئے تھے۔ وہ اِس ترقی کے زمانہ میں بھی بدستور قائم ہیں۔ حیرت یہ ہے کہ عورت کو انتہائی حقیر و ذلیل کر دینے والے اِن خطابوں پر عورت کی طرف سے کبھی احتجاج نہیں ہوا۔ وہ خطاب۔ چڑیل۔ ڈاین۔ فاحشہ (چھنال) ہیں اگر عورت آوارہ ہو تو اُسے فاحشہ کہیں گے۔ اگر مرد آوارہ ہو تو اُسے فاحش کوئی نہیں کہتا۔ چڑیل اور ڈاین ایسی تانیث ہے جس کی کوئی تذکیر نہیں ہر زبان کا لغت اِس سے خالی ہے، اِنتہا یہ ہے کہ شیطان سے اِس قدر نفرت و حقارت کا اظہار نہیں ہوتا جس قدر چڑیل و ڈاین سے ؎

عورت مرد کے بُرے جذبہ کو بھی اُبھارتی ہے، اور اچھے جذبہ کو بھی ؎

عورت کی کمزوری اُس کے زیور و کپڑے کا شوق ہے۔ عورت کی دُنیا شوہر اولاد اشیائے زینت زیور کپڑا ہے، مرد کی دُنیا عورت۔ شراب۔ روپیہ اور اچھے ماکولات ہیں ؎

عورت مرد کے مقابلہ میں موسمی تغیرات کو برداشت کرنے کی طاقت زیادہ رکھتی ہے ۔

مذہبی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے عورتیں ایسے رسم و رواج کی پابند ہوگئیں جن کی وجہ سے اُن کا وقت اور روپیہ ضائع ہوا اور اولاد پر اُسکے بُرے اثرات پڑے، قومی تنزّل کو مدد ملی۔ چوں کہ مرد عورت کے مقابلہ میں زیادہ فکر و پریشانی میں مُبتلا رہتا ہے۔ اور مقابلۃً بسیار خور ہے، نیز مُنشیات و دیگر مُضرِ صحت اشیاء کا عورت کے مقابلہ میں زیادہ استعمال کرتا ہے جو ہر حیات کو زیادہ ضائع کرتا ہے۔ اِس لئے عورت مرد کے مقابلہ میں زیادہ عُمر پاتی ہے ۔

عورت غور و فکر میں اور سیاسی سُوجھ بُوجھ میں مَرد کے مقابلہ میں کمزور ہوتی ہے، اِسی لئے شطرنج جو عقل کا کھیل ہے اُس میں عورت مرد کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔

لڑکیوں کی تعلیم کے سلسلہ میں جس قدر غفلت ہندوستان کے مُسلمانوں نے برتی ہے کسی قوم نے نہیں برتی، یا تو تعلیم دلائی نہیں یا تعلیم دلائی تو صرف اِتنی کہ قرآن شریف پڑھا دیا بہت آگے بڑھے تو اُردو کی صرف اتنی تعلیم دلا دی کہ خط لکھنا آجائے، اب لڑکیوں کی طرف کچھ توجہ ہوئی ہے تو وُہ تعلیم دلائی جا رہی ہے اور اُس رنگ پر اُٹھایا جا رہا ہے جس سے لڑکیاں میر حسن کی مثنوی بدرِ مُنیر کے اِس شعر پر عمل کر رہی ہیں ۔

شراب و کباب و بہار و نگار
جوانی و مستی و .... کنار

تم لڑکیوں کو تعلیم دلانا مگر اُن کی تربیت کی طرف سے غافل نہ ہونا، نہ زیادہ آزادی اچھی، نہ زیادہ پابندی ۔

اِس زمانہ میں شوہروں نے بیویوں کو کس درجہ میں پہنچا رکھا ہے اُس کا اظہار اِس حکایت سے ہوتا ہے ۔

"حکایت ایک باپ نے اپنے چھوٹے بچے کو نصیحت کے پیرایہ میں کہا کہ تم اپنی ماں کی اطاعت کیوں نہیں کرتے، اُس نے جواب دیا کہ وہ میری ماں ہے، میری بیوی نہیں ہے جس کی میں اطاعت کروں"۔ زن مُرید دُنیا میں کبھی اونچا درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ حاضر جوابی میں عورت مَرد سے کچھ کم درجہ نہیں رکھتی۔

حکایت عورتوں کی کلب میں یہ تجویز ہوئی کہ غریب عورتوں کی امداد کے لئے چندہ ہونا چاہیئے ایک عورت نے ساڑھی کے پلّو کی جُھولی بنا کر کلب میں موجود عورتوں سے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ ایک عورت کے پاس جب پہنچی تو اُس سے کہا کہ جُھولی میں آپ بھی کچھ ڈالیں۔ اُس نے جواب دیا میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ یہ سُن کر چندہ جمع کرنے والی نے کہا۔ بہن مجھے معلوم نہ تھا کہ تم فقیر ہوگئی ہو، یہ چندہ آپ ہی جیسی غریب عورتوں کے لئے ہے، اِن جمع شدہ روپوں میں سے جتنی ضرورت ہو لے لیجئے۔ یہ سُن کر وہ شرمندہ ہوگئی اور چندہ دے دیا ۔

نقشِ شیدا

وہ عہد لاؤں کہاں سے کہ جب شباب نہ تھا
خمارِ بادۂ اُلفت سے مَیں خراب نہ تھا
نگاہِ شوق کا تھا انتخاب بھی بے مثل
اَزل میں حُسن کا تیرے اگر جواب نہ تھا
سبُو سے گزارے تو پھر خُم کی آ گئی نوبت
کہ مے کدے میں کوئی بر سرِ حساب نہ تھا
(اجمل ابنِ محمود)

نقشِ وفا

ہجر کی رات کیا بسر نہ ہوئی
تم نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی

یہ شکایت رہی مجھے اس سے
لُطف کی مجھ پہ اک نظر نہ ہوئی

زندگی زندگی نہیں ہرگز
جو تری یاد میں بسر نہ ہوئی
(جمیلؔ ابنِ اجملؔ)

نقشِ سودا

سوزِ دل یہ ہے تو پھر رات بسر کیا ہوگی
شمع جب شام کو بھڑکے گی، سحر کیا ہوگی

جس کے نالے دل مایوس سے آگے نہ بڑھے
ایسے بیمار کی پھر ان کو خبر کیا ہوگی

کوئی اُمید کا جُگنو، کوئی غم کا شعلہ
ورنہ اس دامنِ ظلمت میں سحر کیا ہوگی
(جمالؔ ابنِ جمیلؔ)

حضرت جمال سویدا اور نقشِ سویدا

تحریر:۔ سید محمد عبداللہ قادری

حضرت حکیم محمد نبی خان جمال سویدا۔ علیہ الرحمۃ دہلی کے شریفی خاندان کے ایک ممتاز فرد تھے۔ فارسی، اُردو، ہندی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں حکیم محمد جمیل خان (م سنہ ۱۳۹۰ھ) ابن مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان (سنہ ۱۸۶۳ء تا سنہ ۱۹۲۷ء) رحمۃ اللہ علیہم کے دہلی میں پیدا ہوئے۔ بہترین نباض صاحبِ فکر شاعر، صاحبِ شعور تاریخ دان تھے وہ اپنی ذات میں ایک مکمل مکتب تھے۔ انہوں نے فنِ طب، علم و ادب، شعرو سخن جیسی خاندانی روایات کو خوب نبھایا۔ جو انہی کی طبیعت کا خاصا تھا اور قدرت کی عطا تھی۔

جناب زاہد حسین انجم صاحب، حکیم جمال سویدا صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

"محمد نبی جمال سویدا (۱۹۱۸) مسیح الملک حکیم جمیل خان کے بڑے صاحب زادے پ دہلی طب کے علاوہ شاعری بھی کرتے ہیں۔ ۱۵، مارچ سنہ ۱۹۴۸ء کو ترک وطن کیا اور مستقل طور پر لاہور میں آباد ہوگئے کچھ عرصہ کے بعد ان کے چھوٹے بھائی احمد نبی خان بھی پاکستان میں آگئے ۱۰ر جون ۱۹۴۸ء کو ـــــ دواخانہ حکیم اجمل خان کی بنیاد رکھی۔ جس کا افتتاح اُس دور کے وزیرِ بحالیات راجہ غضنفر علی خان نے کیا حکمت کے ساتھ ساتھ شعرو شاعری ان کا محبوب شغلہ ہے اور اس ضمن میں ان کے متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں تصنیف میں جمیل خان، وفا کے سو شعر اور نقشِ سویدا۔ قابلِ ذکر ہیں[1]

جناب اعجاز بٹالوی صاحب حکیم محمد نبی جمال سویدا۔ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"حضرت جمال سویدا کی پوری زندگی تحریک پاکستان سے قیامِ پاکستان اور قیامِ پاکستان سے دمِ آخر تک بے باکی اور جدوجہد کی زندگی تھی اور انہیں زندگی کے جس مرحلے میں بھی دیکھا ہے ان کے اپنے ایک شعر کی تفسیر پایا"

اُجڑے ہُوئے اِس باغ پر جب گہری نظر کی
ہر شاخ پر خُود اپنے ہی ہاتھوں کا نشاں تھا

مَیں پُورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ سخن وری اور ہُنر وری جس حُسن توازن کے ساتھ جمال سویدا کے دونوں مجموعہ کلام نقشِ سویدا، پرتوِ جمال میں یک جان دکھائی دیتی ہے۔ وہ اپنی جگہ بے مثال ہے کیوں کہ ان کی دقیقہ اس قربتِ تخلیق قاری کے

---

[1] اُردو جامع انسائیکلوپیڈیا۔ مرتب زاہد حسین انجم شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور جلد دوم صفحہ ۱۵۰۸۔

کے ذہن کو جلا بخشتی ہے اور کسی شاعر کا یہ کمال اس کے فن کی عظمت کا ایسا میعار ہوتا ہے کہ اس کی پوری ادب برادری کو ناز کرنا چاہیئے اور لُطف کی بات یہ ہے کہ وہ آمد کے شاعر تھے جس کا ثبوت ان دونوں شعری کتابوں میں نظم ہو یا غزل اس کے نیچے لکھی ہوئی تاریخ سے ملتا ہے۔ قُدرت نے جمال سویدا کو بیک وقت شاعر، حکیم نباض تاریخ دان اور جہدِ مسلسل کا انسان پیدا کیا ہے اور انہوں نے اپنی پوری زندگی قدرت کے مقاصد کی تکمیل کو ہی اپنا مقصدِ حیات بنایا اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس بات کی کوششیں کی کہ انہیں جو ودیعت کیا گیا ہے اس سے بنی نوع انسان بھرپور انداز میں فیض حاصل کرے۔ دواخانہ حکیم اجمل خان ہی فیض کا ایک چشمہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

کہتے ہیں کہ شاعر اپنی ذات میں ایک شخصیت ہوتا ہے لیکن شخصیت کا شاعر ہونا ضروری نہیں بلکہ جناب جمال سویدا کا معاملہ اُلٹ ہے۔ وہ بیک وقت شاعر اور طبیب ہیں لہٰذا شاعر اور طبیب ایک ایسی اکائی ہیں جن کو ایک دوسرے سے جدا کرنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اہل علم و دانش جانتے ہیں کہ جناب جمال سویدا ایک بے باک غیور عالی ظرف اور کھرے انسان تھے اور شاعرانہ نقطۂ نگاہ سے عقل اور رومان کا ایک ایسا متوازن امتزاج تھے جو قلب و دماغ دونوں کی آسودگی کا ضمانت دار قرار دیا جا سکتا ہے اگر ایسی بات نہ ہوتی تو جناب جمال سویدا یہ کیوں کہتے ؎

آخر پہلے حیوانوں مل جل کر اِک ساتھ رہا
رفتہ رفتہ کیسے انسان بنا ہوں سوچتے دو ۲؎

۲؎ "آہ حضرت جمال سویدا" تحریر اعجاز بٹالوی روزنامہ نوائے وقت لاہور ۵ اگست ۱۹۹۰ء

دوا سازی اور جدید تقاضے

پروفیسر ڈاکٹر نعیم انور مظفر

آج کا انسان طب کے میدان میں اوجِ کمال پر پہنچ چکا ہے۔ نئی سے نئی ایجادات و انکشافات کے باعث دنیا سمٹ کر رہ گئی ہے۔ علم جراحت میں انسان کے کارنامے۔ ٹسٹ ٹیوب بچے کی پیدائش۔ اعضا کی پیوند کاری زود اثر ادویات تشخیص کے جدید آلات الغرض جس شعبہ طب کی طرف نظر ڈالیں ایجادات اور اختراعات کا سمندر موجیں مارتا دکھائی دیتا ہے۔ بلاشبہ یہ ایجادات عظیم ہیں۔ لیکن انسان اس منزل پر یکبارگی نہیں پہنچا بلکہ اس ترقی کے پیچھے صدیوں کی کاوشیں کارفرما ہیں۔

طب کا آغاز کب اور کیسے ہوا اس کا جواب اسی قدر مشکل ہے جتنا کہ اس سوال کا کہ انسان کی نشوونما کا آغاز کب ہوا۔ بہرحال اسقلبیوس پہلا حکیم تھا۔ یہ حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے کی بات ہے۔ اس قابل حکیم نے طب کی بنیاد قیاس پر رکھی اور تشخیص امراض اور ادویات کی اختراع اس واحد شخص کے قیاس پر مبنی تھی۔ لہٰذا قیاسی تحقیقات کا ایک طویل دَور شروع ہوا۔ رفتہ رفتہ طب میں وسعت پیدا ہوئی اور بحث و تکرار اور دلائل کا دور شروع ہوا افلاطون نے صرف قیاسی تحقیقات کو نظر انداز کر کے تجرباتی تحقیقات پر زور دیا۔ جالینوس نے قیاس اور تجربہ کی بنیاد پر کئی طبی کتابیں لکھ ڈالیں۔

ظہورِ اسلام کے بعد مسلمانوں کے پاس قرآنِ حکیم جیسی عظیم کتاب رہنمائی کے لئے ملی جس کے بیشتر حصہ میں قدرت کے گوناگوں مظاہر کی طرف توجہ دلا کر مشاہدہ اور مطالعہ کی دعوت دی گئی ہے۔ شاید اسی وجہ سے بے شمار مسلمان حکما نے طبی ایجادات سے دُنیا کو روشناس کروایا۔ اس مقالے میں مختصر چند مسلمان حکماً کی ایجادات کو تحریر کرنا چاہتا ہوں۔ زاہراوی نے جراحی آلات ایجاد کئے جن میں سے بیشتر مختلف اوقات میں ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے آج تک مروج ہیں۔

بوعلی سینا کے تجربات اور مشاہدات ہی نے سب سے پہلے قرص پر چاندی کا ورق چڑھایا اور دَورِ جدید کے سائنسی محققین کو شوگر کوٹنگ (SUGAR COATING) اور انٹیرک کوٹنگ (ENTERIC COATING) کی حد تک پہنچایا۔

ابن بیطار نے دو ہزار سے زیادہ نباتاتی ادویہ کا ذکر کیا جن میں سے بیشتر آج کے سائنسی دور میں بھی اتنی ہی زود اثر ہیں جتنی آج سے صدیوں سال پہلے۔

جابر بن حیان نے دھاتوں کے کشتے تیار کرنے اور خضاب تیار کرنے کے طریقے بیان کرنے کے علاوہ بے شمار عناصر کے مرکبات تیار کئے۔ تیزاب دریافت کیا۔

مسیح الملک حکیم اجمل خان کی پیش کی ہوئی چھوٹی چند سے لاکھوں دکھی انسانوں کے راحت کا سامان میسر ہوا۔

الغرض آج کی جدید طبی سائنس جہاں اپنی کوششوں پر ناز کر سکتی ہے وہاں یہ بھی ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے

کہ اس کی تمام تر کامیابی اُن بنیادوں کی مرہونِ منت ہے جو اس کی پیش رو طب یونانی نے سینکڑوں برس کی عرق ریزی اور تحقیق کے بعد مہیا کیں۔ جدید ادویات کے ماخذ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تقریباً تمام ادویات کی بنیادیں وہی ہیں جو حکماء قدیم نے بہت پہلے دریافت کیں۔ اور اُن ادویات کے خواص اور خبائث (TOXIC EFFECT) ہم تک پہنچائے۔ اس لئے اگر آج کی جدید سائنس طب یونانی کے فروغ کے لئے استعمال ہوتی ہے تو اس میں نہ تو اُس کا کوئی کمال ہے اور نہ ہی احسان بلکہ وہ تو اپنا سینکڑوں سال پُرانا قرض چکا رہی ہوگی۔

اس قرض کو مدِنظر رکھتے ہوئے کچھ بالکل بنیادی چیزوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہ اگرچہ بنیادی تحقیق کے نظریے ہیں لیکن ان نظریات کو مدِنظر رکھ کر طب یونانی کی ادویہ سازی کو ایک نیا رنگ دیا جا سکتا ہے۔

جدید ادویہ سازی اور طب یونانی سے متعلقہ دواسازی میں اگرچہ کافی فرق ہے مگر پھر بھی اکثر نقاط ایسے ہیں جو کہ دونوں طریقوں میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

ادویہ سازی کے عمل کی یوں تو کئی مراحل ہیں مگر چند ایک کی واقع نشان دہی اور جدا جدا حیثیت ہیں۔ یعنی خام مال کی خرید اور جانچ پڑتال۔ ادویہ سازی۔ تیار شدہ ادویات کی معیار بندی

ظاہر ہے ان تمام مراحل میں سب سے اہم مرحلہ خام مال کی خرید اور جانچ پڑتال ہے۔ یونانی طب میں زیادہ تر خام مال قدرتی جڑی بوٹیاں ہی ہوتا ہے۔ جن میں سے زیادہ تر ملک میں دستیاب ہیں اور کچھ کا انحصار درآمد پر ہے۔ بدقسمتی سے جڑی بوٹیوں کی کاشت کا باقاعدہ انتظام نہیں نہ ہی اُن کے معیاری یا غیر معیاری معلوم کرنے کا طریقہ۔ اب جب کہ بیشتر جڑی بوٹیوں کے جدید امتحانات معلوم ہو گئے ہیں تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی معیار بندی کا باقاعدہ انتظام ہو۔

جڑی بوٹیوں کے بنیادی پہلو جن پہ ان کے PHARMACOLOGICAL EFFECT کا انحصار ہے مندرجہ ذیل ہیں:

جڑی بوٹیوں کو صحیح وقت اور جگہ پہ بویا جائے اور صحیح وقت پر کاٹا جائے۔

جڑی بوٹیوں کو خشک کرنے اور رکھنے کا معیار اُن میں موجود کیمیاوی مرکبات کو دیکھتے ہو کیا جائے۔

جڑی بوٹیوں کے اصل کیمیائی اجزا کی فیصد مقرراً کی جائے

اگر مندرجہ بالا مراحل انتہائی نظم کے ساتھ نہ ہوں گے دواسازی کا کوئی بھی مرحلہ سائنسی طور پر غیر یقینی رہے گا۔

خام مال کی لسٹ میں چینی، شہد اور سینکڑوں دوسری اشیا بھی آتی ہیں۔ جن کا اگر بنیادی تجزیہ نہ ہو تو کسی بھی نسخے میں ان کا استعمال غیر یقینی کیفیت پیدا کر سکتا ہے۔

خام مال کی معیار بندی کے بعد دواسازی کا اصل مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ ہر دوائی کو یا تو پیس کر تیار کیا جاتا ہے یا اس کا ست نکال کر اور یا پھر آگ کے استعمال سے۔ اکثر و بیشتر تمام کام ابھی تک روائتی طریقوں سے ہی کئے جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اپلوں کی آگ سے بنا ہوا کشتہ گیس یا بجلی کی حرارت سے بنے ہوئے کشتے سے بہتر ہو۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کیوں متبادل ذریعے حرارت استعمال کئے جائیں۔ یہ وہ سوالات اور موڑ ہیں جن کے جوابات صرف تجزیے اور تجربے کی بنیاد پر ہی حل کئے جا سکتے ہیں۔ سفوف کے ذرات کی پیمائش اور معیار بندی کا کام سب سے اہم ہے۔ ایک دوا کتنی ہی کیوں نہ اچھی ہو اُس کے جسم پر اثرات کا دارومدار ذرات کے سائز پہ منحصر ہوتا ہے۔ دھاتی عناصر کے حلے میں تو اکثر و بیشتر ذرات کا حجم اتنا کم ہوگا کہ آتنی ہی دوائی جلدی خون میں شامل ہو کر جسم پر اثرات رونما کرے گی۔ یہ وہ مراحل ہیں جن پر عمل کر کے یونانی ادویات کو بھی سائنسی طریقوں پہ لایا جا سکتا ہے۔

حکیم محمد نبی خاں (مرحوم)

لبوب

وجہ تسمیہ :۔ لبوب لب کی جمع ہے، جس کے معنی مغز کے ہیں چونکہ معجون کی اس قسم میں مغزیات بطور جزءِ اعظم ہوتے ہیں، اس لئے اس مرکب کو لبوب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ضعفِ باہ اور اعضاء رئیسہ کو تقویت دینے والے مرکبات میں اس کا شمار ہے۔ لبوب کی ایجاد اطباء متاخرین کی کوششوں کی رہین منت ہے۔

لبوب کبیر اجملی

اجزائے ترکیبی :۔ مغز پستہ، مغز بادام، مغز خندق، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، خولنجاں، شقاقل، بہمن سفید، بہمن سرخ، تودری سرخ، تودری زرد، زنجبیل، دارچینی، سورنجان شیریں، پودینہ، سنبل الطیب، ناگرموتھا، لونگ، کباب چینی، اندرجو شیریں، دورنج عقربی، زرنبوؔد، تخم گزر، تخم شلغم، تخم پیاز، تخم سپت، جائفل، جاوتری، اُشنہ، فلفل دراز، مایہ شتر اعرابی، مصطگی، مغز سر کنجشک، تخم مولی، جند بدستر، مغز نارجیل، ماہی روبیاں، کنجد سفید، خشخاش، ثعلب مصری، روغن بلاور، ورق نقرہ، چینی و شہد۔

خواص :۔ اجمل اعظمؒ کے خاص نسخے سے یہ لبوب تیار کیا ہے بہترین جنرل ٹانک ہے۔ دل، دماغ، جگر، اعصاب، معدے اور گردوں کو طاقت دیتا ہے۔ باہ بڑھاتا اور اُن کے غدود کو قوی کرتا ہے۔ جن پر بقائے شباب کا دارومدار ہے اس لبوب کے استعمال سے انسان چند ہفتوں میں سرخ و سپید ہوجاتا ہے۔ بشاشی ہے حافظہ کو تیز کرتا اور بالوں کی سیاہی کو تادیر قائم رکھتا ہے۔

خوراک مقدار :۔ ۵ گرام تک ایک کپ گرم دودھ کیساتھ صبح نہار منہ کھائیں۔

لبوب کبیر سادہ

اجزائے ترکیبی :۔ مغز پستہ، مغز بادام، مغز فندق، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، خولنجان، شقاقل، بہمن سفید، بہمن سرخ، تودری سرخ، تودری زرد، زنجبیل، دارچینی، سورنجان شیریں، پودینہ، سنبل الطیب، ناگرموتھا، لونگ، کباب چینی، اندرجو شیریں، درونج عقربی، زرنبوؔد، تخم گزر، تخم شلغم، تخم پیاز، جائفل، جاوتری، اُشنہ، فلفل دراز، مصطگی، مایہ شتر اعرابی، مغز سر کنجشک، تخم ترب، مغز نارجیل، ماہی روبیان، خشخاش، ثعلب مصری، جند بدستر، کنجد سفید، ورق نقرہ، چینی و شہد

خواص :۔ کمزوری کو دور کرتا اور گردوں کو طاقت دیتا ہے اس کے استعمال سے مادہ تولید بکثرت پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور جسم میں چستی و توانائی آجاتی ہے۔ طب یونانی کی قابل اعتماد دواؤں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

خوراک مقدار : ۵ گرام لبوب ایک کپ گرم دودھ سے صبح نہار منہ کھائیں۔

لبوب بارد

اجزائے ترکیبی :۔ کتیرا، زنجبیل، خولنجاں، شقاقل مصری، تخم خرفہ سیاہ، تودری سرخ، تخم گزر، مغز بادام، تخم خشخاش، مغز کدو، مغز خربوزہ، مغز خیارین، مغز چلغوزہ، تخم بلیوں، چینی و شہد۔

خواص: گرم مزاج والوں کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا ہے اس لبوب کو ہائی بلڈ پریشر کے مریض بھی استعمال کر سکتے ہیں مقوی باہ ہے، اعصاب کو توانائی بخشتا ہے اور مادہ تولید کو بڑھاتا ہے۔

خوراک مقدار: ۵ گرام لبوب ایک کپ گرم دودھ سے صبح نہار منہ کھائیں

اِسلام سب کا ہے

بڑھے چلو مجاھدو ہم تمہارے ساتھ ہیں
ساتھ ساتھ ہیں تمہارے ہاتھوں میں ہاتھ ہیں

دشمن ہے بُت پرست تم خُدا کے شیر ہو
آسماں ہے گواہ تم غازی ہو دلیر ہو

تیرے قدموں کے نشاں پڑ گئے جہاں جہاں
پھول وحدت بے شمار کھل گئے وہاں وہاں

یہ راستہ ہے سیدھا اس کو دل سے مان لو
اسلام میں سکون ہے تم یہ بھی جان لو

ایک ہے انسان اس کا دین ایک ہے
یہ اور بات ہے کوئی بد ہے کوئی نیک ہے

———— شاعر فرید کسان، سیکورٹی آفیسر دواخانہ حکیم اجمل لاہور

یہ نظم ادارہ ہذا کے سیکورٹی گارڈ نے لکھی اور درخواست کی کہ اگر کوئی غلطی ہو تو درست کر دیں۔ میں نے درخواست کو نظرانداز اور جذبہ کی قدر کی۔

لعوق

وجہ تسمیہ:۔ لعق عربی میں چاٹنے کو کہتے ہیں چونکہ یہ مرکب چٹنی کی طرح چاٹ کر استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو لعوق نام دیا گیا ہے۔ اس کو چاٹ کر استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ آلات تنفس کے ساتھ مخصوص ہے، جن کو اس عمل سے فائدہ ہوتا ہے۔

لعوق بادام

اجزائے ترکیبی:۔ مغز بادام، مغز کدو، گوندکیکر، کتیرا، رُب السُوس، چینی۔

خواص:۔ دماغ کو طاقت دیتا ہے حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ خشک کانسی میں مفید ہے سینے سے بلغم کو نکالتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۱۰-۱۰ گرام صبح اور رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

لعوق خیارشنبر

اجزائے ترکیبی:۔ مغز املتاس، اصل السوس، سپستاں، مویز منقیٰ، چینی و شہد۔

خواص:۔ سینے سے بلغم کو نکالتا ہے۔ نزلہ، زکام اور کھانسی کی شکایت میں نفع بخش ہے اور خفیف سا قبض کشا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۱۰-۱۰ گرام صبح اور رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

لعوقِ سپستاں

اجزائے ترکیبی:۔ عناب، سپستاں، خشخاش، تخم خطمی، تخم خبازی، کتیرا، گوندکیکر، اصل السوس، چینی و شہد۔

خواص:۔ کھانسی، نزلہ و زکام کے لئے مشہور اور مجرب لعوق ہے سینے سے بلغم کو صاف کرتا ہے۔ اور نزلہ و زکام کی شدت کو فوری کم کرتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۱۰-۱۰ گرام لعوق صبح اور رات سوتے وقت پانی سے کھائیں یا بیس گرام لعوق ایک کپ تیز گرم پانی میں حل کر کے رات کو سوتے وقت پئیں۔

لعوق کتاں

اجزائے ترکیبی:۔ تخم کتان، شکر سرخ، چینی و شہد۔

خواص:۔ بلغمی کھانسی اور دمے میں مفید ہے۔ سانس کی تنگی کو دُور کرتا ہے۔ سینے اور پھیپھڑوں سے بلغم کو نکالتا ہے۔ بچوں کی کالی کھانسی میں منفعت بخش ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۳-۳ گرام لعوق گرم کر کے دن میں ۳-۴ مرتبہ چاٹیں۔ ۱-۲ گرام تک لعوق بچوں کو اسی طرح چٹائیں۔

لعوق نزلی

اجزائے ترکیبی:۔ بہدانہ، اصل السوس، تخم خطمی، گوندببول، مغز تخم تربوز، تخم خشخاش سفید، کتیرا، چینی و شہد۔

خواص:۔ ہر قسم کے نزلہ و زکام میں فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ سینے سے بلغم کو نکالتا ہے۔ اور بلغمی کھانسی کو رفع کرتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۱۰-۱۰ گرام لعوق صبح اور رات کو پانی سے کھائیں۔

لعوقِ نزلی آبِ تربوز والا

اجزائے ترکیبی:۔ اصل السوس، تخم خطمی، تخم خرخر سیاہ، مغز بادام، تخم خشخاش، مغز تخم کدو، مغز تخم خیارین، گوند کیکر، کتیرا، چینی و شہد۔

خواص:۔ خشک کھانسی اور شدید نزلہ میں نفع بخش ہے۔ اگر بلغم کے ساتھ خون آرہا ہو تو اُسے روکتا ہے۔ تبخیری کیفیت کو دُور کرتا ہے۔ دِق اور سِل کی ابتدا میں مفید ہے۔

مقدار خوراک:۔ ١٠-١٠ گرام لعوق صبح و شام کو پانی سے کھائیں۔

لعوق مسیحی

اجزائے ترکیبی:۔ عناب، مویز منقیٰ، انجیر زرد، اصل السوس، گل سُرخ، بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، زوفا، پرسیاؤ شان، گوند کیکر، کتیرا، تخم خشخاش، رب السوس، بہدانہ، ابریشم، سرطان محرق، صندل سفید، کافور چینی۔

خواص:۔ دِق کی شکایت میں خاص طور پر مفید ہے۔ کھانسی، بخار، پھیپھڑوں اور سانس کی نالی کی خشکی کو دُور کرتا ہے۔ پھیپھڑوں کی قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ اور پھیپھڑوں کے زخم کو مندمل کرتا ہے۔ مسیح الملک مرحوم کا ترتیب دیا ہوا نسخہ ہے۔

مقدار خوراک:۔ ٥-٥ گرام لعوق صبح اور رات کو سوتے وقت عرق مسیحی چار ٹیبل اسپون یعنی نصف کپ کے ساتھ کھائیں۔



ماہنامہ اجمل لاہور

حکیم سید امین الدین احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از بیاض حکیم غلام محمد خاں دہلوی (مرحوم)

برادر حکیم محمود خانِ اعظم دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

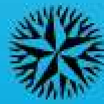
(۱) ہاتھی کی ہڈی اگر مرگی کے مریض کے بازو پر باندھ دیں یا گلے میں ڈال دیں تو مرگی کی بیماری جاتی رہتی ہے اور فرمایا یہ عجائبات میں سے ہے۔

(۲) کشتہ فولاد بغیر آگ دیئے ہوئے تیار کریں یہ نسخہ قوت باہ۔ کھانسی اور بھوک لگانے کے لیے بہت مجرب ہے: برادہ فولاد آدھ سیر تازہ کیکر کی پھلی جو ابھی پکی نہ ہوئی ہو اس کا پانی آدھ سیر۔ ایک بڑے چینی کے مرتبان میں کیکر کی پھلی کے عرق میں فولاد کے برادہ کو بھگو کر سایہ دار جگہ میں آٹھ روز تک رکھیں اس کے بعد فولاد کو نکال کر کھرل میں باریک کر کے شیشی میں رکھ لیں۔ ایک رتی کی خوراک مناسب بدرقہ کے ساتھ دیں۔

(۳) فرمایا مندرجہ ذیل خاندان شریفی کا نسخہ بچہ کی ولادت کے وقت آسانی سے بچہ کی ولادت کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔
زنجبیل (۶ ماشہ) پوست نیم (۲ تولہ) اجوائن دیسی (۹ ماشہ) پوست املتاس (۳ تولہ) قند سیاہ کہنہ۔ سب دواؤں کو تین پاؤ پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی آدھ پاؤ رہ جائے چھان کر روغن بادام شیریں ملا کر پلادیں۔

(۴) جنم گھٹی، خاندانِ شریفی کا نسخہ

بادبرنگ (۱ ماشہ) باؤ کھمبہ (۱ عدد) مویز منقیٰ (۱ عدد) بادیان (۱/۲ ماشہ) ہلیلہ سیاہ (۱ ماشہ) ہلیلہ زرد (۱ ماشہ) اصل السوس مقشر (۱ ماشہ) مغز املتاس (۱ تولہ) بادام شیریں (۱ عدد) بتاشہ (۱ عدد) سب دواؤں کو پانی میں جوش دے کر پلائیں۔ مگر یہ نسخہ موسم سرما میں استعمال کرایا جائے۔



نوادراتِ کتب خانہ

حکیم محمد نبی خان رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب : بیگم حکیم محمد نبی خان

منطق الطیر

نایاب کتب

شیخ فریدالدین عطار کی لکھی ہوئی یہ مشہور و معروف کتاب بے شمار مدرسوں کے کورس میں شامل رہی ہے۔ اس نسخہ کی صرف یہ اہمیت ہے کہ طلائی نقش و نگار اور پرندوں کی تصاویر سے مزین ہے

۱۹ ار دسمبر ۱۹۲۰ء میں ماسٹر غلام محی الدین صاحب ساکن بمبئی نے یہ کتاب مسیح الملک حکیم اجمل خانؒ کی خدمت میں پیش کی تھی۔

- ○ زبان ——— فارسی (نظم)
- ○ علم ——— تصوّف
- ○ اوراق ——— ۲۶ ورق
- ○ کتاب کی حالت ——— از اوّل تا آخر مکمل اور بہت اچھی حالت میں ہے۔ ساٹھ ستر برس پرانی معلوم ہوتی ہے۔

شیخ فریدالدین عطار

نیشاپور کے رہنے والے تھے، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں، بیشتر کتابیں نظم میں لکھی ہیں۔ پند نامہ عطار بھی آپ ہی کی تصنیف ہے

- ○ سن ولادت ——— ۵۳۷ھ
- ○ سن وفات ——— ۶۲۷ھ

مثنوی جامیؒ

نایاب کتب

حضرت امیر خسرو اور نظامی گنجوی کی مطلع الانوار اور مخزن الاسرار کے اتباع میں مولانا جامیؒ نے یہ مثنوی لکھی ہے پہلے صفحہ پر ایک مہر ہے "کنیز فاطمہ زیب النساء بہت ۱۰۷۰ھ" صفحہ ۱۱۴ سوئی سے دو تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک تصویر کے نیچے سوئی سے کنیز فاطمہ لکھا ہے۔ جو غالباً زیب النساء کے ہاتھ کا ہے۔

- ○ زبان ——— فارسی
- ○ علم ——— مثنوی
- ○ کتابت ——— عمدہ ہے
- ○ ضخامت ——— ۱۲۳۔ ورق
- ○ مسطر ——— ۱۲ سطریں
- ○ کتاب کی حالت ——— از اوّل تا آخر مکمل ہے۔ اچھی حالت میں ہے۔

مولانا عبدالرحمان جامیؒ

۱۴۱ ۵ کتابوں کے مصنف ہیں۔ نحو، صرف، منطق اور فلسفہ کی تعلیم کے بعد نقشبندی سلسلہ میں مُرید ہوئے خواجہ عبیداللہ

احرار سے خاص لگاؤ تھا۔ نویں صدی ہجری میں ہرات جو مرکز علم وفن تھا مولانا نے وہاں کے بادشاہ سلطان حسین مرزا کی ملازمت اختیار کی۔

- سن ولادت ــــــــــــ ۸۱۷ھ
- سن وفات ــــــــــــ ۸۹۸ھ

مجموعۂ رسائل

نایاب کتب

اس مجموعہ میں تین مختلف رسالے شامل ہیں ابتک جو تحقیق کی گئی ہے اس کی رو سے یہ تینوں رسالے نایاب ہیں۔

(نمبرا) رسالہ در بحث تسمیہ و تحمید

یہ رسالہ علامہ اثیرالدین ابن عمر ابہری کی تصنیف ہے علم ریاضی کے ماہر تھے، رصدگاہ مراغہ میں طوسیؒ کے ساتھ کام کیا ہے۔ ایران کے رہنے والے تھے ۶۶۳ھ میں وفات پائی۔

(نمبر۲) شرح حدیث کل امر ذی بال

یہ شرح ملا صدرالدین محمد بن ابراہیم شیرازی المعروف ملا صدرا کی ہے۔ ملا صدرالدین محمد میر باقر داماد اور شیخ بہاؤالدین عاملی کے شاگرد تھے۔ شیراز کے رہنے والے تھے ۱۰۵۰ھ میں وفات پائی

(نمبر۳) رسالہ منطق

اس رسالے کے مصنف عمادالدین ہیں، جو منطق میں استادی کا درجہ رکھتے تھے۔ تاریخ گلدستہ انہی کی تصنیف ہے۔

- زبان ــــــــــــ عربی وفارسی
- سطر ــــــــــــ مختلف سطر ہے زیادہ سے زیادہ فی صفحہ ۹۵ سطریں
- ضخامت ــــــــــــ ۳۳ صفحات

- کتاب کی حالت ــــ از اول تا آخر مکمل ہے

دلائل الخیرات

مع ترجمہ و نقشہ حرمین شریف

نایاب کتب

منقش اور مطلول ہے۔ پاکیزہ عربی خط میں لکھی ہوئی ہے

- فن ــــــــــــ مذہب
- خط ــــــــــــ عربی۔ ترجمہ نستعلیق میں
- سطر ــــــــــــ ۹ سطریں
- ضخامت ــــــــــــ ۱۵۶ ورق
- کتاب کی حالت ــ از اول تا آخر مکمل ہے بہت اچھی حالت میں ہے
- کتاب کی اہمیت ــ عمدہ خط اعلیٰ اور مطلول ہونے کی وجہ سے کتاب خوب ہے۔ قدامت اور کاتب نامعلوم ہیں۔

بیضاوی شریف (کامل)

بیضاوی شریف کا یہ نسخہ خط اعلیٰ اور قدامت کی وجہ سے قابل دید ہے۔ ساتویں صدی کے آخر یا آٹھویں صدی کے شروع کا معلوم ہوتا ہے۔ جداول اور سرخیاں مطلول ہیں آخر میں دو مہریں بھی لگی ہوئی ہیں، ان میں سے ایک مہر ۱۱۳۶ھ کی ہے یعنی ۱۱۳۶ھ میں صاحب مہر کی ملکیت میں تھا پہلے صفحہ پر کسی بادشاہ کی مہر ہے جو مٹی ہوئی ہے اور پڑھنے میں نہیں آئی ہے۔

فن ــــ تفسیر (مذہب) زبان ــ عربی ، سطر ۲۱ سطریں

ضخامت ــ تقریباً چودہ سو صفحے ، کتاب کی حالت ــ اول سے آخر تک مکمل ہے اور اچھی حالت میں ہے۔

قاضی ناصرالدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر لقب بیضاوی شیراز کے ایک گاؤں بیضہ کے رہنے والے تھے عرصہ دراز تک قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں، بیضاوی شریف کے مصنف ہیں ۶۸۵ھ تبریز میں وفات پائی۔

حکیم عبدالستار خان نیازی

امراض اور علاج

مرض:۔ دردِ سر ضعف دماغ کے لیے۔

علاج:۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشہ قرص نقرہ مرکب ایک عدد صبح نہار منہ شام ۵ بجے آب تازہ سے اطریفل کبیر ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

مرض:۔ موسمی بخار کے لیے

علاج:۔ قرص بخار دو عدد ہمراہ خاکسی ۵ گرام ایک کپ پانی میں جوش دے کر چھان کر بقدر ضرورت چینی ملا کر صبح نہار منہ پئیں۔

مرض شدید ہو تو دو وقت استعمال کریں۔

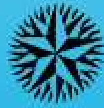
مرض:۔ پیچش، آؤں، مروڑ وغیرہ کی شکایت میں۔

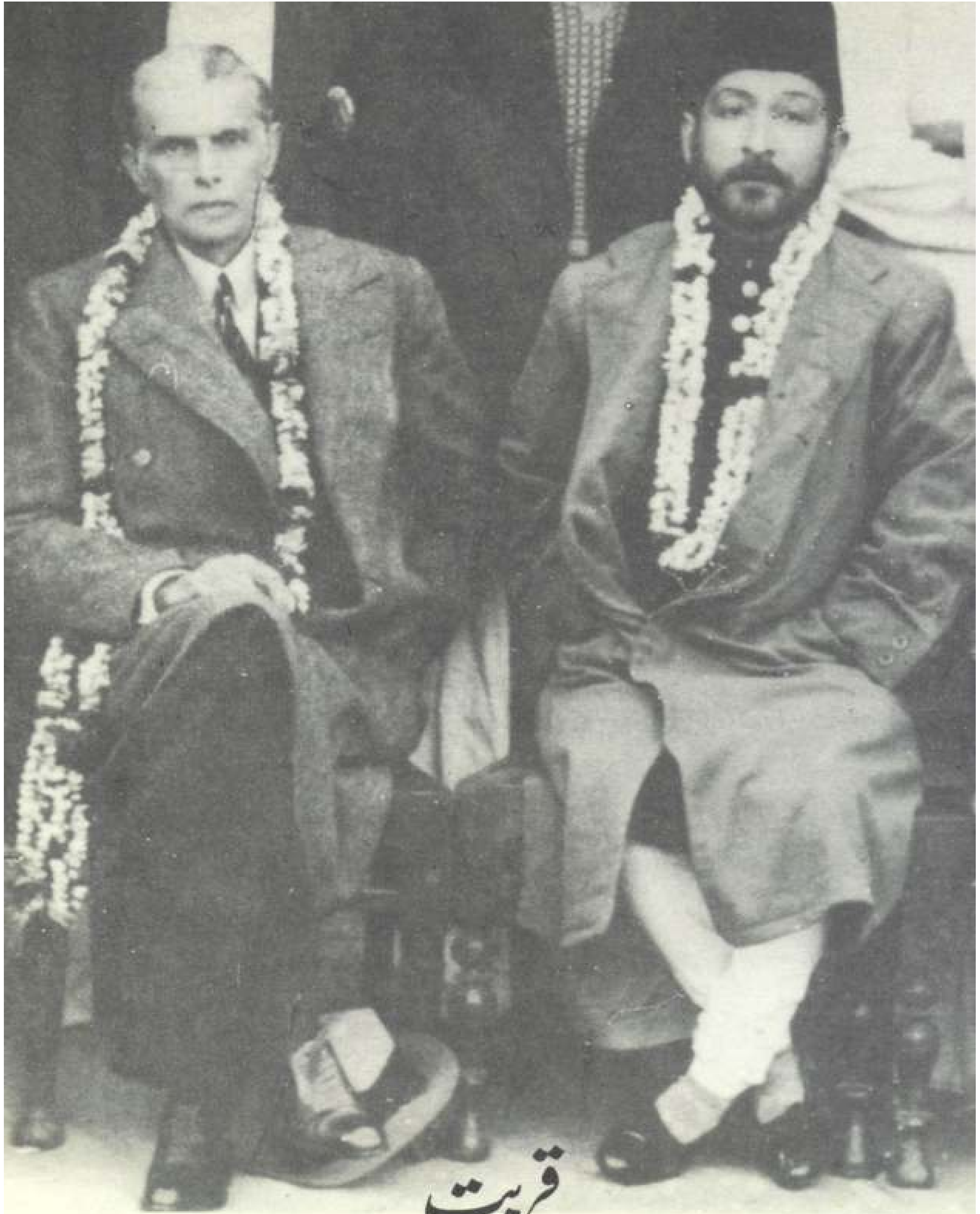
علاج:۔ اکسیر پیچش اجملی ایک ٹیبل سپون صبح نہار منہ شام ۵ بجے پئیں، حب پیچش ایک گولی رات کو پانی سے کھائیں۔

مرض:۔ ذیابیطس (شوگر) کے لیے

علاج:۔ دوائے عجیب ذیابیطس ایک تا دو گولی صبح نہار منہ شام ۵ بجے پانی سے استعمال کریں۔

سفوف خشت کہہ اجملی ۳ ماشہ رات کو پانی سے کھائیں۔





قربت

فرزند ارجمند مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں اور

قائد اعظم محمد علی جناح

جمال سویدا

نظم

مشورہ دے کوئی اے مرے ہم نشیں!
اس گُلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں

اب نہ وہ عندلیبانِ بالا نشیں   اب نہ وہ لطفِ بادِ بہاری کہیں
سبزہ زاروں پہ پہلی سی رونق نہیں   یہ وہی پھُول ہیں، کیسے آئے یقیں

مشورہ دے کوئی اے مرے ہم نشیں!
اس گُلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں

باغباں گُل سے آنکھیں ملاتے نہیں   گُل بھی خُوشبو کو دل میں بساتے نہیں
پھُول کانٹوں سے دامن بچاتے نہیں   کانٹے دامن پکڑنے کو آتے نہیں

مشورہ دے کوئی اے مرے ہم نشیں!
اس گُلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں

وہ چمن کی مہکتی فضا اَب کہاں   بُلبُلوں سے چہکتی فضا اب کہاں
گُل کدوں کی مہکتی فضا اَب کہاں   اب کہاں وہ بہکتی فضا اب کہاں

مشورہ دے کوئی اے مرے ہم نفتیں!
اس گُلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں

آندھیاں یُوں اُٹھیں ایسے جھکڑ چلے   چھُپ گئی فصلِ گُل خشک پتّوں تلے
خوف سے سبزہ زاروں کے طوطے اُڑے   لگ گئے جابجا ڈھیر خاشاک کے

مشورہ دے کوئی اے مرے ہم نشیں!
اس گُلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں

یہ ہوا، جیسے برسات ہنسی ہوئی   یہ فضا، جیسے تصویر سکرات کی
یہ نوا، درد و آلام کی بانسری   زندگی جیتے جی مرثیہ بن گئی

مشورہ دے کوئی اے مرے ہم نشیں!
اس گُلستاں میں دل اپنا لگتا نہیں

انتظار حسین

آٹھویں قسط

اجمل اعظم

خاندانِ شریفی

کہا کہ اس کے ہاتھوں کی چکنائی اور چربی کی بو سے مَیں نے جانا کہ اس نے بریانی کھا کر ٹھنڈا پانی پی لیا ہے، اس کا علاج یہی تھا کہ چنے کھلائے جائیں کہ وہ چکنائی کو جذب کر لیں۔

ایک معزز اور معمر بزرگ بخار کی شکایت لے کر آئے۔ نسخہ لکھا اور کہا کہ پسینہ آجائے گا اور بخار اُتر جائے گا۔ بزرگ دوسرے دن حاضر ہوئے، حال سنایا کہ نہ پسینہ آیا نہ بخار اُترا۔ نسخہ میں کچھ ترمیم کر دی۔ اگلے دن بزرگ پھر آئے۔ پھر وہی کیفیت کہ نہ پسینہ آیا نہ بخار اُترا۔ حکیم صاحب نے غصے سے ان بزرگ کو دیکھا اور گرج کر کہا کہ صاحب آپ نِرے گدھے ہیں۔ اس بزرگ نے یہ کلمہ سُنا تو غیرت سے پسینہ پسینہ ہو گئے۔ حکیم صاحب نے بزرگ کو پسینہ میں شرابور دیکھا اور نرمی سے کہا کہ بُرا مت مانیے، آپ کا یہی علاج تھا۔ پسینہ آگیا ہے، اب بخار اُتر جائے گا اور بخار اُتر گیا۔

اِس آن بان کے ساتھ حکیم محمود خاں نے طبابت کی اور اپنے عہد کے سب سے بڑے طبیب مانے گئے۔ "زمانۂ حال کے حکیموں میں سب سے بڑا مرتبہ جناب حکیم محمود خان صاحب کا تھا۔"[1] مگر کونسا عہد اور کونسا زمانۂ حال۔ حکیم محمود خاں نے اپنی زندگی میں دو عہد دیکھے اور برتے۔ ایک عہد انکے دیکھتے دیکھتے بدل گیا۔ وہ ۱۸۵۷ء تھا اور مئی کی ۱۱ تھی۔ دیسی سوار انگریز حاکموں سے رشتہ توڑ کر میرٹھ سے نکلے اور دلی پہنچے۔ دلی شہر فرنگی کے اثر سے آزاد ہو گیا۔ شہر شہر سے باغی، غازی اور سورما چلے اور دلی پہنچے۔ غازیوں کا ایک لشکر لیکر بخت خاں پہنچا۔ سب غازیوں نے بہادر شاہ ظفر کو نذریں گزاریں اور ان کی قیادت میں فرنگی سے لڑنے کے لئے تیار ہوئے۔ دلی سے باہر دو میل لمبی ایک پہاڑی ہے۔ وہاں انگریزی فوجوں نے مورچہ جمایا۔ دونوں طرف سے توپیں چلنے لگیں۔ تین مہینے دلی کی فضائیں توپوں کی گھن گرج سے گونجتی رہیں۔

حکیموں میں حکیم احسن اللہ خاں فرنگیوں کا آلۂ کار بن کر بہت سرگرم تھے۔ حکیم محمود خاں سارے قصے سے الگ اپنے مطب میں بیٹھے تھے۔ ان کے سرگرم ہونے کا وقت ابھی نہیں آیا تھا۔

آخر یوں ہُوا کہ مجاہدوں کے مورچے منتشر ہوتے چلے گئے اور فرنگی توپوں کی گھن گرج بڑھتی چلی گئی۔ ۱۴ ستمبر کو انگریزی فوجیں کشمیری دروازے کی راہ شہر میں داخل ہوئیں۔ جوشِ مزاحمت یہ رنگ لایا کہ محلہ محلہ طوفان اُمنڈا اور گلی گلی خون کی ندیاں بہیں۔ مگر خلقت کی مزاحمت بے سُود رہی۔ بہادر شاہ ظفر نے حوصلہ ہارا۔ لال قلعے سے نکل مقبرہ ہمایوں میں جا بیٹھے۔ بخت خاں نے بادشاہ کی بے حوصلگی دیکھی اور غازیوں کے لشکر کو لے کر شہر سے نامعلوم منزل کی طرف نکل گیا۔ بس پھر انگریزی فوجوں کی بن آئی۔ شہر لٹنے لگا۔ لوگ مولی گاجر کی طرح کٹنے لگے۔

اب لال قلعہ خالی تھا۔ چاندنی چوک میں سولیاں گڑی

---

[1] واقعات دار الحکومت دہلی (حصہ دوم) صفحہ [illegible]

تھیں۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں پر نہ گدڑی بازار نہ قصہ خواں نہ لال پٹی والے۔ سیڑھیوں سے کوتوالی تک لاشیں پٹی پڑی تھیں۔ کنویں پٹ پٹ لاشوں سے بھر گئے تھے۔ دلی اب ایک غارت زدہ شہر تھا خلقت گھروں سے نکل کھڑی ہوئی۔ پردہ نشین عورتیں برہنہ پا، برہنہ سر، بچوں کو سینوں سے چمٹائے ہوئے۔ مرد جمع پونجی بغل میں دبائے ہوئے گٹھڑی سر پہ اٹھائے ہوئے۔ مگر جاٹ گوجر لٹیرے بن کر نکلے ہوئے تھے۔ خود انگریز سپاہی لٹیروں سے بڑھ کر لٹیرے تھے۔ جس کے پاس جو دیکھا چھین لیا۔ پھر لہر آئی تو جاں بخشی کی۔ موج میں آئے تو گولی ماردی پریشان خلقت یہ نقشہ دیکھ کر اور پریشان ہوئی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ جمع پونجی اور جانوں کو اکٹھا کیسے بچائیں۔ شفیق بادشاہ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ اب کس در پہ جایا جائے اور کس شخص پہ بھروسہ کیا جائے۔ اس عالم میں جانے پہلے کسے یہ خیال آیا کہ ایک در شریف منزل بھی ہے جہاں بیٹھا ہوا حکیم دکھ بیماری کا علاج کیا کرتا تھا اور مصیبت میں بھی ہاتھ بٹایا کرتا تھا۔ یہ خیال آنا تھا کہ پریشان خلقت بلیماران کی طرف چلی اور شریف منزل پہ اُمنڈ پڑی۔

جیسے دلی کے اور کوچے ویسا بلیماروں کا کوچہ۔ شروع میں وہاں کا حال بھی اچھا نہ تھا۔ غالب نے اُس وقت گلی قاسم جان کا جو حال دیکھا وہ یوں قلمبند کیا:

"کشت و خون اور پکڑ دھکڑ اس گلی تک آگئی۔ خوف سے لوگوں کے دل دہل گئے۔ اس گلی میں صرف دس بارہ گھر ہیں اور راستہ ایک ہی طرف سے ہے۔ گلی میں کوئی کنواں نہیں ہے۔ زیادہ تر رہنے والے چلے گئے ہیں۔ عورتیں بچوں کو چھاتی سے لگائے ہوئے تھیں اور مردوں کے کاندھوں پر سامان کی گٹھریاں ہیں۔ کچھ لوگ باقی رہ گئے تھے ہم سب نے مل کر گلی کا دروازہ اندر سے بند کر لیا اور پتھر چُن دیئے گلی سربستہ تو تھی ہی، دربستہ بھی ہو گئی۔" [1]

مگر گلی اس طوفان میں کتنی دیر دربستہ رہ سکتی تھی۔ اس کے بچاؤ کا بندوبست دوسرے ہی طور سے ہوا۔ جاننا چاہیے کہ دلی میں داخل ہونے والی انگریزی فوج کی کمک پر نابھہ پٹیالہ اور جِنبہ کے رسالے بھی تھے اور یہ وہ ریاستیں تھیں جو خاندانِ شریفی کی بہت قدر دان تھیں۔ حکیم محمود خاں کے بڑے بھائی حکیم غلام محمد خاں پٹیالہ سے وظیفہ پاتے تھے اور بالعموم وہیں رہتے تھے ان کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے حکیم غلام اللہ خاں پٹیالہ میں رہے۔ حکیم محمود خاں کے چھوٹے بھائی حکیم غلام مرتضیٰ خاں بھی پٹیالہ ہی میں رہتے تھے۔ خود حکیم محمود خاں کو ریاست جِنبہ سے وظیفہ ملتا تھا۔

ان ریاستوں سے خاندانِ شریفی کا یہ تعلق اس آڑے وقت میں بہت کام آیا۔ اس واسطے سے اس قیامت میں شریف منزل کی حفاظت کی صُورت پیدا ہُوئی۔ ساتھ ہی پورے کوچے کی حفاظت ہو گئی۔ غالب نے اطمینان کا سانس لیا اور بعد کا احوال یُوں قلمبند کیا:

"اس مصیبت میں کام بننے کی ایک صُورت پیدا ہو گئی فلک مرتبہ مریخ چشم راجہ نرندر سنگھ بہادر فرمانروائے پٹیالہ اس جنگ میں فاتحین کے ساتھ ہیں اور ان کی فوج شروع سے انگریزی لشکر کی مددگار ہے۔ راجہ کے چند ملازمین خاص جو ان کی سرکار میں اُونچے عہدوں پر ہیں اور شہر کے نامور اور قابلِ عزت لوگوں میں سے ہیں حکیم محمود خاں، حکیم مرتضیٰ خاں، حکیم غلام اللہ خاں جو حکیم شریف خاں

---

[1] دستنبو (اُردو ترجمہ مندرجہ 'غالب اور سن ستاون' صفحہ ۹۲)

جنّت مکاں کی اولاد میں ہیں، اس کوچے میں رہتے ہیں۔ دُور تک ان کی دو رویہ عمارتیں چلی گئی ہیں۔ مَیں دس سال سے ان میں سے ایک صاحبِ جاہ و ثروت کا پڑوسی ہوں ان تینوں حضرات میں سے اوّل الذکر متعلقین اور اہلِ خانہ کے ساتھ اپنے بزرگوں کی طرح باعزّت زندگی بسر کرتے ہیں اور باقی دونوں حضرات پٹیالے میں راجہ کی مصاحبت میں کامیابی و کامرانی کے ساتھ رہتے ہیں۔ چونکہ دہلی کی فتح متوقع تھی، راجہ نے از راہِ بندہ پروری طاقتور اور جنگجو سے طے کر لیا تھا کہ جب شہر فتح ہوگا۔ اس کوچے کے دروازے پر محافظ مقرر کر دیئے جائیں گے تاکہ انگریز فوجی جن کو گورا کہتے ہیں گھروں کو نقصان نہ پہنچائیں۔" [1]

سو اس کوچے کے ناکے پر محافظ بیٹھ گئے۔ بلیماراں لُٹتے پٹتے کوچوں کے بیچ امن کا کوچہ بن گیا۔ غالب نے منشی ہرگوپال تفتہ کو خیریت کا خط بھیجا اور لکھا کہ:

"بعد فتح راجہ کے سپاہی یہاں آ بیٹھے اور یہ کوچہ محفوظ رہا
ورنہ مَیں کہاں اور یہ شہر کہاں"

اور مختلف کوچوں سے نکلے ہُوئے پریشان حال لوگ شریف منزل پہنچے اور عرض پرداز ہُوئے کہ حکیم صاحب ہماری جمع جتھا آپ کے حوالے ہم اس شہر سے نکلتے ہیں۔ جیتے بچے تو واپس آئیں گے اور اپنی امانت واپس لے لیں گے۔ حکیم صاحب کا مطب بند پڑا تھا۔ آج وہ طبیب بن کر نہیں امین بن کر شریفی مسند پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے بے آسرا لوگوں کی بہت دستگیری کی۔ جہاں بیٹھے تھے وہاں سامنے ایک کوٹھری تھی جس میں پوٹلیاں گٹھریاں بقچے صندوقچے ڈھیر ہو رہے تھے۔ ہر امانت رکھنے والے سے کہتے کہ عزیز اپنی گٹھری پر اپنا نام لکھ اور خود جا کر سامنے والی کوٹھری میں رکھ آ۔ میں ہاتھ نہیں لگاؤں گا جب واپس ہو تو خود اپنے مال کی پہچان کرنا اور لے جانا۔

اتنی امانتیں اکٹھی ہوئیں کہ کوٹھری بھر گئی۔ لگتا تھا کہ دلّی کی ساری جمع جتھا اس کوٹھری میں اکٹھی ہو جائے گی۔ لال قلعہ خالی تھا، شریف منزل بھر رہی تھی۔ لال قلعہ کا اعتبار اُٹھ چکا تھا۔ مگر اسی قیامت میں شہر کے بیچ اعتبار کا ایک نیا مرکز قایم ہو رہا تھا۔ لال قلعہ سے اقتدار انگریزوں کے ہاتھ میں آیا اور اعتبار شریف منزل کی طرف منتقل ہوا۔ حکیم محمود خاں شریف خانی روایات کے والی وارث تھے مگر اب شریف خانی روایات سے بڑھ کر ایک روایت کی امانت ان کے سُپرد ہو رہی تھی جس تہذیب کا امین اب تک لال قلعہ کو سمجھا جاتا تھا وہ اب ایک نئے امین کی تلاش میں تھی۔ دلّی والوں کی امانتوں کے ساتھ شاید اس تہذیب کی امانت بھی شریف منزل میں منتقل ہو رہی تھی۔

خُدا خُدا کر کے خونریزی بند ہُوئی۔ مگر اس کے بعد مخبر سرگرم عمل ہُوئے۔ مخبری پر گرفتاریاں ہونے لگیں۔ اب حکیم محمود خاں کا ایک پَیر مطب میں تھا، اور دوسرا تھانے کچہری میں۔ سرپرست ریاستوں کی بدولت خاندانِ شریفی کو جو تحفظ ملا تھا اور مراعات حاصل ہوئی تھیں ان سے اس بزرگ نے پُورا پُورا فائدہ اٹھایا جو غریب پکڑا جاتا اس کے متعلق جا کر کہتے کہ یہ میرا رشتہ دار ہے اور بے گناہ ہے۔ اس طرح انہوں نے بہت سوں کو قید سے چھٹکارا دلایا۔ جن لوگوں کی جائدادیں ضبط ہوئی تھیں ان میں سے کتنوں کی جائدادیں کہہ سُن کر واگذاشت کرائیں۔

ایسے بھی تھے جنہوں نے بے گھر بے در ہو کر شریف منزل ہی میں ڈیرے ڈال دیئے۔ (باقی آئندہ)

---

[1] دستنبو 'غالب اور سن ستاون' صفحہ ۹۳

مرتب: سعید نبی خان

مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان اور سوامی شردھانند

تاریخ میں ہے کوئی ایسی مثال

قصّہ ہے سَن ۱۹۱۸ء کا۔ لیڈر تھے سوامی شردھانند کس جماعت کے۔ ایک کٹر ہندو جماعت کے۔ جماعت کا نام "ہندو مہاسبھا" برصغیر میں بسنے والوں کے دلوں میں حکیم اجمل خاں کا کیا مقام تھا۔ ان کی ہر دل عزیزی کس درجہ پر تھی بس اس کا اندازہ "ہندو مہاسبھا" سے لگا لیجئے۔ سالانہ اجلاس تھا ہندو مہاسبھا کا یا یہ کہہ لیں ایک کٹر ہندو جماعت کا۔ کرسیِ صدارت کس کو پیش کی گئی۔ ایک مسلمان، برصغیر کے بے تاج بادشاہ۔ مسیح الملک کو۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسیح الملک حکیم اجمل خان سے پہلے اور نہ اُن کے بعد آج تک کسی دوسرے مسلمان کو یہ اعزاز حاصل نہ ہو سکا۔ تاریخ میں ہے کوئی ایسی مثال۔

○ از مکتوب سرور احمد خان (دلی)

انجمن نظر بندان اسلام

تاجدار بے تاج کے سامنے

جنگِ عظیم اول کے زمانے میں مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی، مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا ظفر علی خان، مولانا حسرت موہانی، مولانا محمود الحسن کو گرفتار کر کے قید مختلف مقامات پر نظر بند کر دیا گیا۔ حیرت ہے تاجدار میں اتنی ہمت کہاں کہ وہ برصغیر کے بے تاج بادشاہ مسیح الملک حکیم اجمل خان کو قید و بند کرتے۔ یہ وہی بے تاج بادشاہ تھا جس نے اُس نازک مرحلہ پر انجمنِ نظر بندانِ اسلام کے نام سے ایک انجمن قائم کی جس نے ان رہنمایانِ قوم کی رہائی کے لیے قرار واقعی تدابیر اختیار کیں اور ان حضرات کو اور ان کے لواحقین کو امداد بھی پہنچائی۔

○ عبدالمجید قریشی

رئیس احمد جعفری

بارگاہ میں سب سرنگوں ہو کر حاضر ہوتے تھے

حکیم اجمل خان کی متعدد حیثیتیں تھیں اور ہر حقیقت میں وہ منفرد تھے۔ وہ ایک بے مثل طبیب تھے۔ مسیح الملک کا خطاب حاذق الملک کے سرکاری خطاب کو ترک کرتے

کے بعد قوم کے جذبات عقیدت کا سچا ترجمان تھا۔ وہ ایک باوقار زعیم تھے۔ گاندھی جی ہوں یا مسٹر سی آر داس۔ موتی لال نہرو ہوں یا مولانا شوکت علی، مولانا محمد علی ہوں یا مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر علامہ اقبال ہوں یا لاجپت رائے۔ اس بارگاہ میں سب سرنگوں ہو کر حاضر ہوتے تھے۔

——— ○ رئیس احمد جعفری

آغا شورش کاشمیری

حکیم اجمل خان ان لوگوں میں سے تھے جو خاص خاص عظمتیں لے کر پیدا ہوتے ہیں

آغا صاحب ان کی شان میں یوں رطب اللسان ہیں کہ ان کا مکان کے دہلی کے حکماء کی طرح دہلی کے شرفا کی آخری یادگار تھا۔ ملک کے بڑے بڑے لوگ دہلی میں ان کے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔ گاندھی جی۔ علامہ اقبال، حسرت موہانی مولانا ظفر علی خاں، غرض اُس دور کا شاید ہی کوئی رہنما ہو گا جو کے ہاں نہ ٹھہرا ہو۔ وہ صرف رہنماؤں ہی کے میزبان نہ تھے بلکہ ان تمام دماغی خوبیوں کا پیکر تھے۔ جو اس زمانے کے اکابر کا طرۂ امتیاز تھیں۔ وہ حادثات و واقعات کی پیداوار نہ تھے بلکہ ان لوگوں میں سے تھے جو خاص خاص عظمتیں لے کر پیدا ہوتے ہیں۔

——— ○ آغا شورش کاشمیری

مولانا حالی

اس شعر کا مصداق مجھے دنیائے طب و حکمت میں ان سے زیادہ کوئی اور نظر نہیں آتا

میں مولانا حالی کا یہ مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خاں صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کہ اس شعر کا مصداق مجھے دنیائے طب و حکمت میں ان سے زیادہ کوئی اور نظر نہیں آتا۔ ؏

نیم جانوں کا مسیحا اور غریبوں کا طبیب
خود حکیموں کا معالج اور طبیبوں کا طبیب

——— ○ سیرت اجمل

حاکم اور غلام

درخواست غلام کی ـــــ خواہش حاکم وقت کی

قوم غلام۔ حاکم تاج برطانیہ۔ قوم کا ایک غلام مسیح الملک حکیم اجمل خاں حاکم کی طے شدہ پالیسی کے خلاف ڈٹ گئے۔ آپ نے یونانی اور آیورویدک طبیہ کالج کی سنگ بنیاد کا حاکم نے رکھا۔ کیا یہ کارنامہ خود اپنے میں ایک کارنامہ نہیں کتنے واقعے ہمیں یاد نہیں جس میں حاکم غلام خواہش کے سرنگوں کر دے۔ لگتا ایسا ہے کہ غلام کسی غیر معمولی کردار کا ہی حامل ہو سکتا ہے۔

——— ○ از مکتب مرزا شبیر (لندن)

صاحبزادہ نصر اللہ خان ولیعہد ریاست بھوپال

فیس میرے نزدیک ناجائز ہے

ریاست بھوپال کے ولی عہد صبح کو حسب معمول بستر سے اُٹھے۔ ہاتھ منہ دھو کر ناشتہ کیا۔ یکایک آنکھوں کے سامنے دھند چھا گئی۔ گھبرا کر دونوں آنکھوں کو ملا مگر روشنی غائب ہو چکی تھی۔ حکیم اجمل خاں دلی سے

بلوائے گئے۔ انہوں نے پندرہ دن قیام کیا اور اس عرصہ میں اپنے ترکش کے سارے تیر صرف کر ڈالے لیکن کوئی تیر نشانے پر نہ بیٹھا۔ پندرھویں دن حکیم صاحب نے سلطان جہاں بیگم سے صاف صاف کہہ دیا کہ مجھے جتنا آتا تھا سب کر چکا۔ اب علاج میرے بس کا نہیں۔ آپ مجھ سے بہتر طبیب یا ڈاکٹر کو بلوا لیجئے۔ غرض حکیم صاحب کو فیس دی۔ حکیم صاحب نے فیس یہ کہہ کر واپس کر دی کہ اب جو فیس مجھے دی جا رہی ہے وہ میرے نزدیک ناجائز ہو گی۔

○ عبدالمجید قریشی (سیارہ ڈائجسٹ)

ہز ہائنس سر آغا خان

وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملاقات

ہز ہائی نس سر آغا خاں کی سربراہی میں یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کو شملہ میں لارڈ منٹو وائسرائے ہند سے ملاقاتی ہوا تھا۔ منٹو مارلے سکیم کے تحت متوقع اصلاحات کے بارے میں حکیم صاحب نے اپنی مصروفیات پیش کیں۔

○ تحریر ندوی

امیر مینائی

مسیح الملک کی زندگی،

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی زندگی حضرت امیر مینائی کے اس شعر کی مجسم تفسیر تھی۔ ع

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

○ زیدی (لاہور)

غازی امان اللہ خان

فرمانروائے افغانستان

غازی امان اللہ خان مسیح الملک سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ وہ بہت بڑے دولت مند تھے۔ لیکن ان کی دولت غریبوں پر نادارں پر بے محابہ خرچ ہوتی تھی۔ علوم دینیہ میں ان کا یہ عالم تھا کہ علماء کی مجلسوں کی صدارت کرتے تھے۔ یہ الفاظ ہیں فرمانروائے افغانستان غازی امان اللہ خان کے۔

○ سیارہ ڈائجسٹ

حکیم سید امین الدین احمد

حکیم اجمل خان رحمۃ اللہ علیہ اور طبی لیکچر

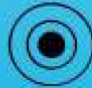
(نبض)

(۱) فرمایا ایک قسم کی نبض دل کی حرکتِ اختلاجیہ کا پتہ دیتی ہے وہ یہ ہے نبض مُمتلی، مائل بہ عظم، سریع، لین اور قلیل مشرف ہو۔ اس نبض کا تجربہ حکیم صاحب مرحوم نے ایک مریض پر لیکچر کے دوران کرایا تھا۔

(۲) فرمایا ایک قسم کی نبض کے متعلق ہمارے خاندان میں متواتر تجربات ہو چکے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی نبض سریع، ضعیف، مُمتلی، مشرف ہو تو اُس سے آپ فوراً یہ سوال کریں کہ تمہارا مادہ منویہ رقیق ہے اگر وہ اِس بات کا اقرار کرے تو فوراً قوت عاقدہ کا خیال ذہن نشین کر لینا چاہیئے اور دوبارہ اُس سے دریافت کرنا چاہیئے کہ کیا تمہارے ہاں اولاد ہوتی ہے اگر اولاد ہونے کا اقرار کرے تو فوراً لڑکے یا لڑکی کی بابت دریافت کرنا چاہیئے تو لڑکے کے ہونے سے وہ انکار کرے گا اگر اقرار بھی کرے تو اس کے موت کی خبر دے گا۔ لڑکی کی حیات کے بارہ میں وہ ضرور اقرار کرے گا۔

فرمایا برادر بزرگوار ابو سعید حکیم عبد المجید خاں صاحب بانی مدرسہ طبیہ جب کبھی اس قسم کی نبض دیکھا کرتے تو فوراً مریض سے سوال کرتے اور فرماتے کہ تمہارے یہاں لڑکیاں ہوتی ہیں تو وہ اس بات کا اقرار کرتا اور لڑکے کی ولادت کی بابت انکار بھی کرتا تو اس کے موت کی خبر دیتا۔

فرمایا اس نبض کو تمام نبضوں سے زیادہ اہمیت ہے اور یہ طبیب کی حذاقت پر دلالت کرتی ہے بشرطیکہ کوئی طبیب اس کا ماہر ہو جائے۔

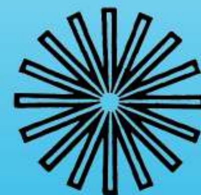


Ear pathologies are also effected by Sijda of Namaz. A number of patients start their first symptom of vertigo in Sijda. Many patients of Meniers Disease on path to recovery will come and complain that they are allright but cannot perform Sijda yet. This is a good indicator for the physician to continue their treatment until patient is able to perform Sijda without being vertigenous. Tinnitus is made much worse in Sijda position. May it be idiopathetic or in Meniers Disease or any other cause. Sijda should also be taken as a sign of assessment of improvement in the management by asking patient to perform Sijda and then report whether tinnitus is still present or not. Patients of Otosclerosis also complain that their tinnitus is worse in Sijda position.

Patients following staped-ectomy keep complaining for sometime following surgery that vertigo continues in Sijda position and they can not pray. Eustachean tube blockage is another pathology which is effected by Sijda position. It is more commonly seen in adults where blockage is secondary to sinusitis and rather rarely in children due to adenoids.

Thus it is clear many pathologies in nose and ear are first noticed in Sijda position and this should be utilized by the physician for a positive question to assess the diseases. This should also be used as prognostic sign in many pathologies of nose and ear to assess the results of treatments.

No mention is made in any ENT book or article about the role of this position in medical and ENT examination as this position is not acquired in people of west but only Muslims who pray and go into this position. Unfortunately no mention is made in even local books and articles about the facility of using Sijda as a question though patients do complain of many symptoms in Sijda.





Male Sijda



Female Sijda

In patients with nasal polypi nasal blockage in much worse in Sijda position and in early cases of mobile polyp nasal blockage will only come in this position and not otherwise. In post SMR patients nasal blockage is very commonly complained off in Sijda position. Nasal allergy patient very commonly start running nose in Sijda position. One patients recently complained to me that he could not perform Sijda as it is like opening a tap and his nasal blockage gets worse as well. Many epistaxis will start in Sijda position as the pressure of blood in these vessels increase during Sijda and hypertensive patients should refrain from performing Sijda until epistaxis has been completely controlled.

SIJDA

Sijda is a classical position of prostration performed by Muslims who pray. It is repeated in every Namaz and it's duration is variable. The average time can be taken from 4 seconds to 7 seconds but the extremes are wide apart and the duration can vary from few seconds to many hours.

Sijda is a position where namazi's forehead and nose it touching the floor, the hands are flat, palms are lying parallel by the side of the head, the chest and abdomen are raised up above the head and knees are bent under the trunk, toes pressed on floor and extended, (Fig 1). Thus it results in nose being most dependent part of the body and buttocks have the highest position. The bottom may not be in highest position in many females who keep their buttocks tucked between feet but no doubt both nose and ear are in dependent position. Many patients with various pathologies in nose and ear complain that various symptoms are made worse during Sijda and some symptoms even start during Sijda.

A few examples are worth recording. Patients of vasomotor rhinitis will have more nasal blockage during Sijda due to hypostatic engorgement. This position thus can also be used to assess the progress of surgical treatment like submucosal diathermy or cryosurgery. If patient following this minor surgery are free of nasal blockage in this position then the surgeon has done some good. In patients with sinusitis in Sijda position the osteum of maxillary antrum becomes dependent in position, thus many patients of sinusitis will have nasal discharge and blockage during Sijda.

قرض اتارو ملک سنوارو

NDRP III (1050600)

[redacted] MCB Muslim Commercial Bank Ltd

PLS TERM DEPOSIT RECEIPT

Avari Hotel Lahore Branch

UNDER National Debit Retirement Program

PLS TDR NO. 502295 - FTDR 49/02 Date 24-3-97

Rs USD1000/- NOTOVER USD1000/- ONLY.

Received from Dawakhana Hakim Ajmal Khan a deposit of

Rupees USD One Thousand Only

for Two yrs on Profit & Loss Sharing basis subject to the Rules & Regulations of the Bank in force governing PLS Term Deposits. The Deposit shall mature on 24-3-99

@ 7.50

Operation By Chief Executive of Dawakhana

TRANSFERABLE

NOT

Accountant Manager

RECEIPT FOR DONATIONS TO "PRIME MINISTER'S FUND FOR NATIONAL DEBT RETIREMENT".

N.D.R.P.I.

Name of the Bank and Branch Muslim Commercial Bank Ltd, Avari Hotel Br. Lahore. 1322

Serial No. 4. Dated 20-03-97

Full Name and address of the party making donations.	Particulars of Cash, Saving Certificates, Securities, Prize Bonds etc., tendered.	*Amount.
Dawa Khana Hakeem Ajmal Khan 209- Railway Road. LHR	Cash	=5000/=

CASHIER

MANAGER

*In the case of Saving Certificates/Prize Bonds/Securities their face value may be indicated in the amount column.

دواخانہ حکیم اجمل خاں کی انتظامیہ نے 1000 ڈالر اور کارکنان دواخانہ ہذا نے 5000 روپے وزیراعظم کے فنڈ قرض اتارو ملک سنوارو میں جمع کروائے۔


۱۰۰ ڈراپس
جوشاندی
ڈراپس
خوش ذائقہ
استعمال میں نہایت آسان
گلے کی خراش کی مفید دوا
اجمل


JOSHANDI Sip
AJMALI
Soluble
Herbal Sip for Cold, Coryza and Cough
جوشاندی سِپ اجملی
نزلہ، زکام کھانسی کے لیے
دواخانہ حکیم اجمل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ پاکستان
JOSHANDI Sip
For Cold, Coryza, Cough and Flu

PERMISSION No: 5374

Monthly **AJMAL** Lahore

No.7 (A Publication of Dawakhana Hakeem Ajmal Khan (Pvt) Ltd. Vol. 1

FAX ● 7120542 — TEL ● 7354226

